Notification No:520/2022

Date of Notification:06/09/2022

Name of the Scholar : SABA

Name of the Supervisor : Dr. S.Tanvir Husain

Name of the Department : Urdu

Topic of Research :Abid Suhail:Shakhsiyat aur karname(Tahqiqi aur Tanqidi Mutalea)

# تلخیص


عابد سہیل کا شمار اردو کے ان اہم لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے افسانوی اور غیر افسانوی دونوں ہی میدان میں یکساں مقبولیت حاصل کی۔ عابد سہیل کی شخصیت کے کئی پہلو ہیں۔ ان کی تحریروں کو پڑھتے ہوئے یہ احساس ہوتا ہے کہ ان کا وژن بہت بلند تھا وہ ادب اور صحافت میں یکساں عبور رکھتے تھے۔ عابد سہیل بنیادی طور پر ایک افسانہ نگار ہیں۔ ان کے افسانوں میں سماج کے ہر طبقے کی نمائندگی ملتی ہے۔ انہوں نے فساد کو بھی موضوع بنایا مگر ان کی انفرادیت یہ ہے کہ انہوں نے فساد کے عمومی اثر کو دکھانے کے بجائے بچوں کی نفسیات پر فساد کے اثرات کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

عابد سہیل فکشن نگار کے ساتھ ساتھ فکشن کے ناقد کے طور پر بھی اپنی ایک شناخت رکھتے ہیں۔ افسانے پر لکھی گئی ان کی تحریریں نظریاتی اور عملی تنقید کی عمدہ مثال ہیں۔ ان تحریروں میں بیشتر کا تعلق افسانے سے ہے۔ انہوں نے نظریاتی مباحث کے ساتھ ساتھ افسانے کا تجزیہ کر کے عملی تنقید کا بھی بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔

عابد سہیل کی دلچسپی خاکہ نگاری سے کتنی رہی ہوگی اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ خاکے پر ان کی دو کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ یہ خاکے کئی اعتبار سے اہمیت کے حامل ہے۔ عابد سہیل نے اپنے اردگرد کے لوگ بلکہ ان لوگوں پر خامہ فرسائی کی ہے جن سے عابد سہیل کے رشتے تھے، یہ رشتے ادبی، صحافتی اور عملی زندگی سے وابستہ افراد سے تھے۔

خودنوشت نگاری ایک ایسا فن ہے جس کا مطالعہ ہمیں ادیب کی زندگی کے ساتھ ساتھ اس کے عہد کی تصویر بھی دکھاتا ہے۔ عابد سہیل نے اپنی خودنوشت ''جو یاد رہا'' کے عنوان سے لکھا ہے۔ یہ کافی ضخیم ہے۔ 'جو یاد رہا' صرف عابد سہیل کی شخصیت کی ترجمانی نہیں کرتا بلکہ پچاس ساٹھ برس کی دستاویز کے طور پر بھی ہمارے سامنے آتا ہے۔ عابد سہیل نے اپنی زندگی سے وابستہ کئی اہم انکشافات کو اس کتاب میں شامل کیا ہے۔

عابد سہیل کی عملی وابستگی صحافت سے تھی، انہوں نے کئی صحافتی مضامین لکھے اور صحافیوں کی حالت زندگی کو قلمبند بھی کیا ہے۔